UNIVERSAL LIBRARY
OU_226084
UNIVERSAL LIBRARY

سنه ١٣٥١

فتنة الانسان من
تلقاء ابناء الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو شکر و سپاس کہ شایان شان حضرت آفریدگار اور دانای نہان و آشکار ہے
بھلا وہ کب زبان سی اس حیران پریشان کی کہ زبون نفس دون اور دلخستۂ
نیرنگ زمانۂ بوقلمون ہی جس طرح پر کہ چاہیے ادا ہو سکتا ہی

کیست بزیر فلک نیلگون — کامدہ از عہدۂ شکرش برون

اور وہ نعت جو کہ سزاوار جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین ہی اور وہ
منقبت جو کہ درخور دآل اطہار و اصحاب کبار ہو سکی کب ہاتھہ سی اس تہی دست فرومایہ
کے کہ جسکا شعار جرم اور دثار اثم ہی سر انجام پا سکتی ہے

لال بہ نعت تو زبان ہمہ — ای تو منزہ ز بیان ہمہ

امابعد یہ نمود بی بود گناہ آلود کہ سراپا گناہگار اور گرفتار نفس غدار ہی جب سن تمیز و عمر شعور کو پہونچا اور اوس کی گوش ہوش نی استعداد شنوائی کی پیدا کی اور چشم عبرت بین نی طاقت بینائی کی حاصل فرمائی اور خرد مشکل کشا اور فطرت بلند ہی گرائی امتیاز حسن و قبح و خیر و شر و نفع و ضر و صلاح و فساد و مودت و عناد کا حاصل کیا اور خویش و بیگانہ و دوست و دشمن مین تفاوت سمجھا تو عجب طرح کی نیرنگی دیکھی اور طرفہ بوالعجبی مشاہدہ کی جس کی شرح ایک دفتر ان مین نہین سما سکتی ہے ؎

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم — سمتی بود کہ بر دیدۂ بینا کردیم
نہ سمن بوی بقا داشت نہ گل رنگ وفا — غیرت آلودہ بہر رنگ نظرہا کردیم
آنچہ بیداری ما دام نظر می فہمید — حیرتی بود کہ در خواب تماشا کردیم

نہ محبت کا کچھ اثر دیکھا نہ خیر کی کوئی خبر سنی نہ راحت کا موہنہ دیکھا نہ راستی کی بو سونگھی وفا کو ایک اسم بی مسمی پایا مروت کا فقط کیمیا و عنقا کی طرح نام سنا فضائل انسانی جو کتابون مین پڑہی تہی دنیا کو اون کی اضداد سی لبریز پایا دل ملاحظہ اوضاع و اطوار زمانہ و اہل زمانہ سی سخت اندوہگین ہے اور خاطر نایابی فضائل و انبوہی رذائل سی بغایت شکستہ و غمین عمر مانند ہوا کی جب تک کہ سانس لو چلی جاتی ہے اور زندگی جب تک کہ نگاہ کرو گذر جاتی ہے حیات حباب کی طرح جب تک آنکہہ کہلی باقی نہین رہتی کالبد عنصری مانند شرر کی جب تک کہ ہست کہو نیست ہو جاتا ہی ؎

پرتوِ عمر چراغی ست کہ در بزم وجود — بہ نسیم مژہ برہم زدنی خاموش ست

درینولا کہ خاطر فاتر وضع اہل زمان و شیوۂ مردم جہان سی خصوصا بیگانگان آشنا رو اور آشنایان بیگانہ خو سی کہ ظاہر کی دوست باطن کی دشمن ہین نہایت آزردہ تہی اور غنچۂ دل فکرت منزل ملاحظۂ احوال صوری و معنوی اصحاب صحبت سی بغایت پژمردہ یہ خیال ہوا کہ مشتی نمونہ از خروار و اندکی از بسیار اطوار اہل روزگار کو لکہنا چاہیی لیکن اوس طرز پر کہ بیان واقع و نفس الامر ہو اور راستی مین کمی اور دروغ پر افزایش نہو غلو و تعصب سی بری ہو اور کشف حقائق مین طبلۂ جوہری شاید کوئی اور درد مند ہم مذاق بہی اس کی داد دیسے یا کسی تجربہ طلب کو اس فسانۂ عجائب سے عبرت حاصل ہو

بیان بدایت و نہایت نوع انسان

حکماء دانش اساس اور دانشمندان روشن قیاس نی لکہا ہی کہ وہ قطرۂ آب جس سے اصل آفرینش آدمی زاد ہی جب پشت پدر سی رحم مادر مین آتا ہی اور آب زن سی ملکر تیرہ و غلیظ ہو جاتا ہی تو ایک ہوا چلتی ہی اور اوس آب ممزوج کو جنبش دیتی ہی وہ پانی پنیر نکڑی کی طرح ہو جاتا ہی پہر ایک ایک عضو قسمت پذیر ہوتا ہی پسر کا رخ طرف پشت مادر کی اور دختر کا رخ طرف شکم مادر کے رہتا ہی ہاتہ پیشانی پر زنخ زانو پر ہوتی ہی اطراف ایسی فراہم و تنگ ہوتے ہین کہ گویا ایک تہیلی مین کسکر باندہ دیے گئے ہین جب مدت معین تمام ہو جاتی ہے اور وقت ولادت کا آتا ہے

قادر برحق ایک ہوا کو رحم پر مسلط کرتا ہی اوس ہوا کی قوت باہر نکلنی کی بچہ کو حاصل
ہوتی ہی جب وہ اوس تنگنای شکم سی رہائی پا کر باہر نکلتا ہی تو اس وقت رنج
پاتا ہی جو کہ شکنجہ خیال مین نہ آسکی نرم ہاتھ لگنی ٹھنڈی ہوا چلنی سی اوس کو ایسا
صدمہ پہونچتا ہے جیسی کہ کہال اوکہیڑنی مین تکلیف ہوتی ہے پہر اور آفات
مین مبتلا ہوتا ہے بہوک پیاس کی وقت دودہ نہین مانگ سکتا اور اگر کوئی درد
ہوتا ہی تو کہہ نہین سکتا اور اوٹہانی بٹہانی کی کشاکش کا خود کہیہ حساب نہین
ہے جب زمانہ شیرخوارگی کا تمام ہوجاتا ہے تو پڑہنے لکہنی کی مشقت مین پہنستا ہی
او محنت درد و بیماری و دوا و پرہیز مین گرفتار رہتا ہی پہر جب سن تمیز کو پہونچتا
ہی تو اندیشہ اہل و عیال و اندوہ مال و منال دامنگیر حال ہوتا ہے معہذا چار
خلط ضد یکدیگر ہر دم ہر لحظہ اوس کی ہمراہ رہتے ہین اور حوادث و آفات خارجی
جیسی سانپ بچہو کانٹا کنوان سردی گرمی ہوا مینہ دام و دد کمین مین ہوتی ہین
اور اگر جی گیا تو تصدیعات پیری او ضعف بدن و تنگ دستی و حاجتمندی اور دشمنی
مخالفون کی اور بداندیشی دشمنون کی ضمیمہ اوسکا ہوتا ہے اور نفس امارہ مانند
اژدہی کے ہر لحظہ قصد ہلاک مین اور ہوا و ہوس ہر نفس پس و پیش سے مانند
زنبور کی نیش زن رہتی ہے باین ہمہ اللہ تعالی عبادت بہی چاہتا ہے اور
ملک الموت جان او عیال نفقہ و نان اور شیطان ایمان عیاذاً باللہ

ما اسیران بلا را زندگانی مشکل ست — عیش ما کوتاہ چون پرواز مرغ بسمل ست

پہر اہل وعیال واطفال وتوابع ولواحق مین سے اگر کوئی ایک کسی درد مین
درماندہ ہوجاتا ہے تو بمقتضای بشریت وہ درد اس کی دل مین سرایت کرتا ہی
پہر آخر کو ہزارون حسرت وتاسف سی مال ومنال واہل وعیال کو چہوڑنا اور شربت
ناگوار جان کندن کو ہاتہہ سی قابض ارواح کے پینا پڑتا ہے پہر عذاب قبر وجواب
سوالات منکر ونکیر وحساب حلال وحرام درپیش ہے اور ہنوز انجام کار مبہم تر ہے
حسرت کہ آنا اس تصدیع سی اور جانا اس تکلیف سی اول مین یہ صعوبت آخر
مین یہ اذیت رباعی

یا دل گفتم کہ ای دل احوال تو چیست ‌‌ دل دیدہ پر آب کرد وخوناب گریست
گفتا کہ چگونہ باشد احوال کسی ‌‌ کو را ابراد دیگرے باید زیست

پہر جو شخص خردمند ودانش پسند فضائل دوست ہوتا ہی اوس کو علاوہ ان ہموم وغموم
وآلام واسقام کی اور طرح طرح کی ناخوشی وتنگدلی وضیق نفس وحیرانی وسرگردانی
شامل حال ہوتی ہی کیونکہ کام زمانی کا برعکس مراد خلاف مقصود کی واقع ہوتا ہی

گنج شاہی دہند دونان را ‌‌ بہ ہنر پیشہ نیم نان نہ دہند
سفلہ بر صدر واہل دانش را ‌‌ بغلط رہ بر آستان نہ دہند
گجروان را دہند خرمن ہا ‌‌ برگ کاہے بر استان ندہند
مگسان را دہند شکر وقند ‌‌ بہ ہما یان جز استخوان ندہند

بالجملہ سینہ صافی گران ہی اور گرانجانی ارزان دوستی کا لفظ بتکلف زبان پر

آتا ہی اور دشمنی بی تکلف اندر دلون کی ہے دوستی تو راہ و رسم کی عادت کرنے سی سالہا سال مین صورت پذیر ہوتی ہے اور دشمنی ایک لمحہ مین قائم ہو جاتی ہی دوستی کا تو کوئی خریدار نہین ہے اور دشمنی کے ہزار مشتری ہین دوستی کسی ایک فرد مین افراد انسان سے پائی جاتی ہے اور دشمنی سے کوئی شخص اشخاص مین سے خالی نہین حقیقت مین دیکھو تو دوستی مفقود ہی اور دشمنی موجود

ذکر دوستی و دشمنی

ان دشمنان دوست نما کی طرفہ رسم ہے کہ بدون مطلب کے طالب ملاقات یکدیگر کے نہین ہوتے اور بدون کسی مقصد کے قصد ایک دوسرے کی دیکھنے کا نہین کرتے اور باوجود سرد دلی او خشک مغزی کی گفتگوی گرم و چرب تصنع کی ساتھ زبان پر لاتی ہین اور اظہار خیرسگالی ناکردہ اور جانفشانی نابودہ فرماتی ہین یا کوئی کہتا ہی کہ مین نہایت مشتاق تہا ایک مدت سی آپ کی فضائل و فواضل کو سنکر آرزومند ملاقات تہا کوئی کہتا ہے مین آج خوبی قسمت و یاوری بخت سی مشرف بملازمت ہوا اور حقیقت مین نہ اوس کو کچھہ شوق تہا اور نہ اس کو کچھہ شرف ملا پھر جب کوئی مطلب دل مین جمتا ہی اور کوئی غرض مقصور ہوتی ہے تو دیکھنے کی لیی قدم رنجہ کرتی ہین اور آپ کو آشنای بی ریا اور دوست درست بتاتے ہین اور جب تک غرض حاصل ہو اور کام نکلی تب تک خطوط و مراسلات و محاورات مین آپ کو فدوی دعاگو و عقیدتمند و بندۂ صمیمی اور خادم دیرینہ و ارادتکیش

اور نیازمند با وفا مخلص بی ریا اور مثل اس کی دوسری الفاظ لکھتے ہین اور طرح
طرح کی القاب و آداب حوالۂ زبان خامۂ نفاق جامہ کرتے ہین اور اظہار
خلوص و اتحاد مین اتنا مبالغہ ہوتا ہی کہ فعل اونکا موافق قول کی گمان کیا جاتا ہی

گر خوی تو چون چہرۂ نیکو ہی تو باشد　　حاشا کہ کسی را گلہ از خوی تو باشد

دغا و فریب ان کی عادت ہی اور کینہ و عداوت عبادت اگر غفلت کی راہ سی
کوئی شعر ان سی حق مین کسی بشر کے واقع ہوا تو اوسپر حق احسان ثابت کرتی ہین
اور منت کا ایک بار گران اوس کی سر پر رکھتے ہین

روزگاریست کہ از غایت بیداد دو دہر　　نیست ممکن کہ کسی را سر و سامان باشد
چشم نیکی ز کہ داریم بعہدی کہ درو　　گر کسی بد نکند غایت احسان باشد

حکایت ایک آشنا کی تھی کا فرحت گہر مین ایک صاحب بہت مہمان نواز
کے جس کا اکرام عام بزرگان برمکی کو لاشئی کہتا تہا اور جود بیدریغ اوسکا آنچل سخاوت
حاتم کو طی کرتا تہا وارد ہوا اوس عزیز نی اوس مہمان کا آنا اکرام سمجہا اور لوازم مہمانداری
مین کوئی دقیقہ نامرعی باقی نہ چہوڑا جس چیز کو اوسکا دل چاہا حاضر کی جب مہمان
مروت میزبان سی خوش ہوا اوس کی دل مین یہ خطرہ گذرا کہ میزبان کو تلافی سلی اس
کرم کی رضامند کرنا چاہیے اور کوئی احسان اپنا بہی اسپر ثابت کیجیے اور چاہیے
اور اپنی منت بہی کچہ اسپر رکہیے زبان ہرزہ گوئی کی کہولی اور کہا کہ تمہارے
لطف و کرم سی اگرچہ رات دن میری اچہی طرح آرام سی بسر ہوئی اور کسی طرح

غم گران بار غربت و تنہائی سی مجھکو سبکدوشی حاصل ہوئی اور جو امر لائق اہل کرم
کے تہا وہ تم سی ظاہر ہوا لیکن اللہ کا احسان ہی کہ مین بھی تمہاری طرف سے
اپنی نفس مین کچھ شرمندہ نہین ہون تم نے جو نیکی میری ساتھہ کی ہے مینی ہزار چند
نیکی اوس سی بڑھکر تمہاری ساتھہ کی ہے میزبان نے کہا بیشک جناب نے میرے
دعوت قبول فرمائی اور نان خشک کشکول سی اس گدای بینوا کی اوٹھا کر لب
پہ رکھی یہ ایک منت عظیم ہے مجھپر اوس مہمان نیک ایمان نے کہا یہ تمہاری فہم مین
غلطی ہی یہ بات نہین ہے جو تم نے خیال کی ہے تم کفران نعمت نکرو کہ اسمین برکت
نہین ہوتی ہے تم نے اگر میری خدمتگاری کی ہے تو مین بھی تمہاری غلامی
بجالایا ہون اور تم نے اگر مجھپر روٹی کھلانے کا احسان جتایا ہے تو مینی بھی تم پر جان
و مال کی منت رکھی ہے میزبان نے متعجب ہو کر کہا کہ آپ ذرا اس بات کو کھول کر
بیان کرین تا کہ مین آپ کا امتنان سو دل و جان سی قبول کرون کہا تو جانتا ہی کہ
عمر بے بدل کا بدل اور حیات کا عوض خلف صدق و فرزند گرامی ہوتا ہے
اور گھر ہی حاصل ہی آسائش و آرام متعلقین ہوتی ہے اسی طرح سامان و متاع ہی
تعلق محبت کا رہتا ہے تیرا گھر خس پوش تھا اور یہ جگر گوشی تیرے مع توابع و لواحق
کے کہ ہزارون تمنا اور خون جگر سے تجھکو نصیب ہوئے ہین اس گھر کے اندر تھے
مین اس فرصت مین اگر تیرے گھر کو آگ لگا دیتا تو ان سب کا کہین اتا پتا باقی نہ رہتا
اور یہ کل اثاثہ خس و خاشاک کی طعمہ شعلہ جوالہ ہو جاتے اور غالبا تیری حیات کا ساغر

ہی لبریز شراب ممات ہوجاتا اور اگر تو احیانا اس آتش سوزان و خانۂ ویران سی بچ جاتا اور جان سلامت رہجاتی تو خاکستر کی طرح اس ماتم مین مدام سیہ پوش رہتا اور باقی عمر تیری مرگ سی بدتر ہوجاتی اور جدائی مین ان اہل و عیال کی اور اندوہ مین اس مال و منال کی دہوئین کی طرح تیرگی و سیاہ بختی مین گذرتی اور مجھکو اس کام کے کرنے کی قدرت تھی اور مین اس بات کا قابو رکھتا تھا لیکن مینے حلال نمکی و پاک نہادی کی وجہ سی کہ لازمۂ ذات مردم شریف و نجیب ذاتی ہے آپ کو اس حرکت سی باز رکھا اور عقلمندون کی بات کے برخلاف کیا کیونکہ اونھون نی یہ کہا ہی کہ جو شخص فرصت کو ہاتھ سی دیدیتا ہے وہ بہت ندامت و غرامت اوٹھاتا ہی لیکن چونکہ نیکی کا بدلا نیکی ہی هل جزاء الاحسان الا الاحسان اور تو نے میری مدارات کی اور تواضع سی پیش آیا اس لیے مینے بہی تجھپر جان و مال کی منت رکھی اور نفس الامر یہی کہ یہ سب نتیجہ تیرے کرم کا ہے کہ نیکی دافع بلیات ہوتی ہی میزبان یہ تقریر دلپذیر سنکر سخت حیران ہوا اور درگاہ الٰہی مین اپنی عافیت پر مع اہل و مال کی سجدہ بجالایا اور چہرۂ حال کو اس سجدۂ شکر سی نورانی کیا اور مہمان کا احسان قبول فرمایا اور بہت لطف و کرم کے ساتھ اون کو رخصت کیا

دیدم کہ خاطرش ز من آزردہ میشود — کردم از و قبول گناہ نبودہ را

سبحان اللہ کتا اپنی آشنا کو گزند نہین پہونچاتا ہے اور شیر و پلنگ باوجود درندگی کے اپنے طعمہ رسان کے سامنے لاغری کرتا ہے لیکن یہ مار صفت اژدہا سیرت

عجب مایۂ شور و شر ہین کہ سگ و پلنگ ہزار درجہ بہتر شرف رکہتا ہے حکمانی
کہا ہی کہ بزرگترین کائنات از روی صورت و سیرت کے آدمی ہے اور فروترین
حیوانات سگ ہی لکن باتفاق اہل خرد سگ حق شناس بہتر ہی آدم ناسپاس سے
لکن دریافت کرنا کیفیت آدمی زاد کا بہ نظر تفاوت اعمال و اقوال کبہی حجلہ آرائی
پیرایۂ احسن تقویم ہی اور کبہی مصداق ثم رددناہ اسفل سافلین نہایت
مشکل کام ہے ع

گر عشق دل مرا خبر بدار افتد | کاری بکنم کہ پردہ از کار افتد
سجادۂ پرہیز چنان افشانم | کز ہر تارش ہزار زنار افتد

غرضکہ اس زمانے کے لوگون سی توقع دوستی و اخلاص کی رکہنا تحقیق کی آنکہہ
مین اور تجربہ کے سر پر خاک ڈالنا ہی اگر ہزار احسان حق مین ان ناشکرون کے
کیے جائین تو ہرگز وہ زبان پر نہ لائین اور اگر کبہی ذرا سی کوتاہی سلوک و مراعات
مین ساتہہ اون کی ہوجائی تو تمام عمر کینہ اوسکا ان کی دل سی نجائی اور سامنی
ہر کسی کے شکوہ اوسکا کرتے پہرین اور کمر دشمنی پر باندہین اور جتنے لوازم عداوت
کے ہین وہ سب بجا لائین اس دور پر شور مین دوستی کرنا گناہ ہے اور دشمنی سے
پیش آنا احسان ع

روی زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست | رو پس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت

ایک عادت ان صاحبون کی یہ ہے کہ جو بیان احسان کا زبان پر لاتی ہین وہ دین

نہین ہوتا اور جو بدی دل مین ہوتی ہے وہ زبان پر نہین آتی دوستونکی بیبیان
جن کو بنظر شفقت دیکھنا چاہیے اور اپنی مان بہن کی طرح سمجھنا اونکو بنظر شہوت دیکھتے
ہین اور اہل عیوب کا پردہ ساتھہ ہزار آرزو کے پہاڑ ڈالتے ہین حالانکہ عقلا
نے کہا ہے کہ عیب مردم منودن عیب خود بمردم نمودن ست
درخانۂ دوستان گرت راہ دہند بی چشم درآ ہی وبی زبان بیرون شو

ذکر یاران و رفیقان

اس زمانے کے یار و رفیق و دوست و شفیق سب کی سب دورنگ بی توفیق ہین
غدار مکار وقت کار دروغگو بہانہ جو پہر اگر کوئی ایسا وقت سامنے آجاتا ہے کہ حوادث
و بلیات مین گرفتاری ہوتی ہے تو پہر اور بہی دشمن جان و برہم زن ایمان ہو جاتے
ہین پہر اگر کوئی کام بے اون کی مدد والتجا کی سرانجام پا جاتا ہی تو شل مگہہا ی
دکان حلوائی کے جمع ہوکر اظہار مودت مین مبالغہ و اغراق کرتے ہین اور دوستی
و یگانگی جتاتے ہین اور شکوہ ہای دوستانہ زبان پر لاتے ہین اور بیہودہ گوئی کرکے
منت کا احسان ثابت کرتے ہین کوئی کہتا ہے کہ ہمکو اس معاملے کی خبر نہ تہی ورنہ
ہم جان و مال نثار کرتے افسوس ہی کہ ہمکو کچہہ آگہی نہوئی لکن الحمد للہ کہ یہ مہم بطریق
آرزو و طلب ہوگیا اور کام حسب مراد نکل گیا کوئی کہتا ہے کہ اگر پہر ایسا وقت آئیگا تو ہمارا
امتحان دیکہہ لینا ہم کیا کر دکہاتے ہین پہر وقت پر کہین اونکا اتا پتا تک نہین چلتا سامنے
یہ گفتگو ہے اور زہرخند ہوتا ہے اور باطن مین حسد و غم سی مانند جراحت کی خون رلاتی ہین

اور آتش غیظ وغضب مین جلے جاتے ہین قل موتوا بغیظکم اور اگر اتفاقا بمقتضائے
بشریت کسی کام مین تردد پیش آتا ہے اور خاطر مین سراسیمگی ہوتی ہے اور فرط حیرانی
سے پریشانی آگھیرتی ہے اور بحکم وشاورھم فی الامر ان جھوٹی دوستون سی مشورہ
لیا جاتا ہے تو اپنا احسان ذمہ پر طالب مشورہ کی ثابت کرتے ہین گویا ہزارون روپے
اشرفی کا سلوک کیا ہے اور ساری حقوق دوستی ومحبت کے ادا کردیے پہر دوست
بنکر وہ صلاح ومشورہ دیتے ہین جو سراپا فساد وخلل ونقصان وزلل ہوتا ہے غرضکہ
بی یار وہ شخص ہے جو ان سی یاری چاہے اور ناامید وہ ہے جو ان سی امید رکھے
ان کی یاری سراپا بیکسی ہے اور ان کی ہمراہی عین واپسی ع دیدیم ہمہ را و آزمودیم
ہمہ را ✤ دم ہر خبری کہ برداشتیم مادہ برآمد راحت تنہائی مین ہے اور آسائش یگانگی مین
ہر کہ انس گرفتم ہزار عیب گرفت   مصاحبی کہ در و عیب نیست تنہائیست

ذکر باریکی وتاریکی وقت

یہ وہ زمانہ وفتنہ آخر زمان ہے کہ بالکل کفر برستا ہی آدمی آدمی کو کہای جاتا ہی
اس وقت سے پہلے بہت مردون کی دل ودست سے تہی اب زبان فریب بیان
سے ہے پہلے صحبت جانبین کی واسطے نفع یکدیگر کے تہی اب ہر ایک کا قصد دوسرے
سے یہ ہے کہ جو ملے لی مرے پہلے دوست حق مین یکدیگر کے دعا کرتے تہے اب دغا
کرتے ہین پہلے اہل علم سے گناہ کم ہوا کرتا تہا اب نیکی کا اتفاق بہت کم ہوتا ہے پہلی
علم وعاظی حصول دین وقوت شرع مبین کے حاصل کرتے تہے اب تحصیل علم کی

واسطی حصول منصب وجاہ کی ہوتی ہے پہلے جان ومال کو آبرو پر نثار کرتی تہی
اب آبرو کو پیچہے مال کی کہو دیتے ہین پہلے احسان کرکے منت نہ رکہتے تہے
اب اگر اندہ انہین پہونچاتے ہین تو احسان رکہتے ہین پہلے اس سی مجرمون کا عذر
قبول کرلیتے تہے اب قصور سے پہلے مواخذہ کرتے ہین پہلے اس سی دولتمند
لوگ عقلمندون کی محتاج ہوتے تہے اب عقلمند روٹی کی محتاج ہین پہلے بادشاہ و
امیر ورئیس صحبت اہل دانش کی جستجو کرتے تہے اب میل خاطر کا طرف مسخرون اور
مقلدون کے سے ہے

اے خواجہ مکن تا بتوانی طلب علم | کاندر طلب راتبہ ہر روزہ بمانی
رو مسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز | تا داد خود از کہتر و مہتر بستانی

پہلی اس سی اقارب وعشائر ایک دوسری کے مدد و معاون ہوتے تہے اب
جاسوس عیوب اور مثبت ذنوب ہین پہلے بہائیون کی توانائی پر ناز کرتے تہے اب
اون کی شر سی احتراز کرتے ہین پہلے بری کامون کی چہپانے مین اصرار تہا اب
اون کی شہرت دینے مین افتخار ہے پہلے جو عقوبات لازم مجرمین تہے وہ بیگناہون کو
نصیب ہین پہلے ہمت درکار تہی اب روپیہ درکار ہے حاصل یہ ہے کہ جو بات
عیب تہی اب وہ ہنر ہوگئی ہے اور جو امر ہنر تہا اب وہ عیب ٹہیر گیا ہے اس طوفان
بی تمیزی سے آزادمنش لوگ بہی عاجز آگئے پہر اونکا کیا ذکر ہے جو پابند تمدن ہین یہ وہ
وقت ہے کہ سراسیمگی اس وقت مین محیط سراپای دل دردمنزل ہے اور بیگانگی

ہزار درجہ آشنائی پر رجحان رکھتی ہے ؎

بیگانگی شدست زعالم مراد ما — یادش بخیر مہر کہ نیاید بیاد ما

نکوئی نے جہان سی سفر کیا افعال ستودہ و اخلاق پسندیدہ کا کہین نشان تک باقی نرہا صراط مستقیم مسدود ہی اور باب ضلالت مفتوح دانش بے وقار و بی اقدار ہے اور اہل دانش محتاج و بیکار حمقاء عزیز جہان ہین اور ہنرمند خوار و زار پست ہمتی غالب ہے اور علو حوصلہ مغلوب بیوفائی زبردست ہی اور مروت زیردست

سنائین گے دل بیمار کو جفا کے لیی — وفا تو اب کہین ملتی نہین دوا کی لیے

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ اگر مجہے شعر کہنا آتا تو مین محبت و مروت کا مرثیہ کہتا منیر لاہوری نے کہا ہے ہمنشین لوگ باوجود پیوستگی کے ابروون کی طرح کج نشین ہین اور مانند آنکہون کی با این ہمہ رشتہ مندی و قرابت حق مین ایک دوسری کے ناتوان بین الحق آشنا مثل معنی آشنا کی مذاق مین ناگوار اور بیگانہ مانند خیال بیگانہ کی طبع کے ساتہہ سازگاران کی خیر محض شے ہے اور یہ سب اہلیت سی بیخبر ہین

ترک اخلاص گفتہ اند ہمہ — کینہ در دل نہفتہ اند ہمہ

بزرگون کو دیکہو سب کی سب بی انصاف جوانون کو دیکہو سب کے سب بے باک چہوٹون کو دیکہو گستاخ نیکون کو دیکہو رنجور بدون کو دیکہو مغرور صدق و وفا خواب مین ہی مکر و فریب بیدار ہے دروغ مؤثر ہے راستی بی اثر ہے حق منہزم ہے باطل مظفر ہے ظالم عزیز ہے مظلوم ذلیل ہے حرص کی افراط ہے قناعت کی تفریط ہے

نتیجہ الفت کا کلفت ہی حقوق مبدل بعقوق ہین علما بی عمل ہین زہاد ریا ہین صلاح کا فقط نام ہی فساد کا انبار ہی مسلمانی در کتاب مسلمانان در گور

چون شیر درندہ ترسکاریم ہمہ — بانفس و ہوای خویش یاریم ہمہ
گر پردہ ز روی کارہا بردارند — معلوم شود کہ در چہ کاریم ہمہ

ایک فاضل نے کہا ہے پہلے علما کا عمل تہا نہ قول پہر عمل بہی کرتے اور قول بہی ہوتا اب نرا قول ہی عمل نہین قریب ہے کہ شکل ہی بدل جائی انتہے یہ پیشین گوئی او صادق آئی کہ اب نہ قول ہی نہ عمل اور اگر قول ہی تو کاسد اور عمل ہے تو فاسد ہے دل مائل ممنوعات مین ہین قدم راہ نامشروعات مین ہین زبانین گویا ہین مگر غیبت کی ساتھہ کان شنوا ہین مگر مذمت کو آنکھین بینا ہین مگر عیوب کو ہاتھون سے دلون کو آزار پہونچتا ہے دلون کو صدق و امانت سی انکار رہتا ہے جو حظ ہزلیات کی سننے سے حاصل ہوتا ہے وہ قرآن و حدیث کی استماع سے میسر نہین آتا وعظ و نصیحت مین تکلف کرنے مین لقمان دوران ہین اور زشتی کردار مین بی تکلف شیطان زمان

ابیات

ہمہ کج طبع در سرشت و نہاد — ہمہ در شیوہ ستم استاد
ہمہ سرکردہ سپاہ بلا — ہمہ برہم زنان بزم وفا
عیب جویان و پای تا سر عیب — کردہ آیینہ را نہان در جیب
نیک شان از بدان بتر باشد — لعل شان سنگ تہ گہر باشد

خرد و بزرگ کی ساتھ جوش مین ہے ہمسایہ ہمسایہ کی ساتھ خروش مین ہی وضیع و
شریف سب حق پوش ہین اور اظہار کلمۂ حق مین خاموش سب کی سب گلیم
شقاوت بر دوش ہین اور حلقۂ بندگی شیطان در گوش اور سب کو روز جزا
فراموش اور تمام بادۂ مکر و تزویر سے بیہوش غرضکہ سب ہمہ گندم نما و جو فروش ہین
اور شہوت شکم و فرج مین مدہوش جس کو دیکھو شہوت پرست و زیان کار ہے
جس کی ساتھ آمیزش کرو وہ غدار و مردم آزار ہے اس قوم کی ایمان کا چراغ
بے نور ہی اور اعتقاد کا گھر خانۂ زنبوران عوام کالانعام اور خواص کالعوام کو سوائے
ان تین امر کے کوئی کام نہین ہے جب بھوکے ہوتے ہین تنگر کہانا کہاتے ہین جب
شہوت غالب ہوتی ہے جماع کرتے ہین جب غصے مین آتے ہین کسی ضعیف کو ستاتی
ہین اور از دیاد شہوت کی اشتہار کو اہم مطالب جانتے ہین آنا نہین سمجھتے کہ چرندیا
شہوت مین ان سی زیادہ ہے جب دیکھتے ہین کہ دو شخصون مین دوستی ہے اول
جستجو کرکے اون کی عیوب پر اطلاع حاصل کرتے ہین اور اکثر اپنے جی ہی سے
تراشش کرکی ایک کی زبان سی دوسری کی کان تک پہونچاتے ہین پھر
دونون کی درمیان مین کمال مرتبے کی عداوت دشمنی ڈلوا دیتے ہین ان کتونکی
روباہ بازی بیان سی باہر ہے اوران واقع طلبون کی چالاکی و بیباکی ظاہر ہے

ہمہ درندہ پوستین چون سگ ہمہ مردم گزای چون کژدم

فضیل عیاض فرماتے تھے مین آرزومند ہون کہ بیمار ہو جاؤن تاکہ مجھکو جماعت مینا

ان ظاہر پرستون کی جانا نہ پڑے اور جس شخص کا گذر مجہپر ہوا اور وہ مجہکو سلام نکری تو مین اوسکا بڑا احسان اپنے اوپر مانتا ہون بالجملہ جو بیخرد تنہائی سے گھبرا کر صحبت مین ان دورنگون کی مانوس ہوتا ہے وہ ہمیشہ رنجور رہتا ہے اور جان اوس کی عافیت سے دور ہوتی ہے

تنہانشین و صحبت دیو اختیار کن   کاثار انس در گہہ آدمی نماند

محبت ان لوگون کی بے طمع کے نہین ہوتی اور اخلاق اس جماعت کی بےغرض کے نہین ہوتے حکایت مجہی یاد آیا کہ امام شافعی رح یمن سی مدینے کو تشریف لاتے تہے راہ مین ایک شخص ملا اوسنی اونکو سلام کیا اور بہت کشادہ روئی اور خوش زبانی سی خیر و عافیت پوچہی اور بہت منت و ساجت سے اپنے گہر مین لیگیا اور طشت و آفتابہ لایا اور رنیا بستر بچہایا اور عمدہ کہانی لذیذ اور جانورون کا چارہ حاضر کیا صبح کو جب حضرت امام چلنی لگے تو میزبان سے کہا کہ میرا گہر مدینے مین ہے اگر کسی وقت تمکو کوئی حاجت ہو تو تم میرے پاس آنا مین بعونہ تعالی تمہارا کام کردونگا اوس شخص نے کہا کیا تیرا باپ تیرے باپ کا کچہہ مال میرے پاس تہا کہا نہین کہا کیا مین تیرا یا تیری باپ کا غلام ہون کہا نہین کہا پہر جو مینے یہ خدمت تیری کی اور اس قدر درہم تیری ضیافت مین صرف کیے بے عوض کرنے کے تو کس طرح جا سکتا ہے امام صاحب نی فرمایا مین تیری بات کو مانتا ہون اب تو بتا کہ تو نی کتنا خرچ کیا ہے کہ مین تجہکو دیدون اوس نی کہا مینے پہلے سلام کیا تہا اوس کی عوض اس قدر درہم ہوا

اور تازہ روئی سی مزاج کی پرسش کی اوسکی عوض اتنا ہوا اور عوض طشت و آفتابہ کی اتنا ہوا اور گھر کرایہ اتنا ہوا اور اجرت اصطبل کی اتنی ہوئی اور طعام لذیذ کی قیمت اتنی ہوئی اور چارہ دوا کے دام اتنے ہوئی وہ اس تفصیل کو سنکر متحیر رہ گئے اور غلام سی کہا کہ مجموع اجرت کا حساب کرکے اس شخص کو دیدی پھر اپنے جی مین عہد کیا کہ مین کسی شخص کے گھر مہمان بنکر نہ جاؤنگا حکما نے کہا ہے جو شخص بے دیکھے بے پہچانے بے سبب بے جہت تیری ساتھہ اخلاق و مدارات سی پیش آوے اور تملق و چاپلوسی کرے تو اوس کی ظاہر پر فریفتہ ہونا نچاہیے کیونکہ ضرور اوس کی کوئی غرض نفسانی درپردہ تجھہ سی متعلق ہے اور جب وہ غرض اوس کی تجھسے نکلیگی تو وہ تجھکو سارے جہان مین ذلیل و بدنام و رسوا کریگا سو ایسی ناکس لوگون کی صحبت سے پرہیز کرنا واجب ہوتا ہے

ذکر سلاطین و امرا

جتنی بادشاہ ہین وہ طریق عدل و دادرسی دور ہین اور جتنی وزرا و اہلکار ہین وہ سرمست بادہ نخوت و غرور ہین ان کی محلات و عمارات قیصری ہین اور کاخ و ایوان کسرائی اور مرکب و خنگ قارونی اور قاب و قاباق فرعونی اور اخلاق و طبائع نمرودی اور سفرہ و خوان خاقانی اور مذہب دین شیطانی نہ اونمین اخلاق محمدیہ ہین اور نہ اوضاع مصطفویہ اور نہ عادات دینیہ اور نہ عبادات شرعیہ اور نہ اعتقادات ایمانیہ اور نہ انوار اسلامیہ یہ سب امرا و حکام زبون کیش و مطیع کش ہمیشہ

اس کوشش مین رہتے ہین کہ تمرد و سرکشی وہان تک پہونچی کہ ہاتہ ظلم و جور کا
مال و ناموس خراج گزارون پر دراز ہو اور معصومون کی اموال مین تصرف کیا جاے
مظلومون کی دل دکہانا انکا کام ہے اور بیگار مین پکڑنا غریبون کا اور سیاست
بیجا کرنا رعایا کو ان کا انتظام

ذکر عمال و ارکان دولت

عمال سب کی سب زبون سیرت و بدسریت اپنی مطلب کا حاصل کرنا آقا کے
مطلب پر مقدم رکہتی ہین اور ملک کی خرابی اور رعایا کی پامالی مین سرگرم رہتے
ہین نوبت یہان تک پہونچتی ہے کہ خون ریزی ہوتی ہے اور گہر کے گہر اوجڑ جاتی
ہین ان کو یہی فکر رہتی ہے کہ سرکار کا خزانہ خالی ہو اور انکا گہر بہرے اس کام کی
لیے چستی سے کمر باندہے رہتے ہین اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ اوٹہتی ہے تو
اوس کی بجہانے مین کوشش نہین کرتے دنیا کو دین پر ترجیح دیتے ہین اور حکم شیطان
کو فرمان سلطان پر مقدم رکہتے ہین دفترون کی دیوان اور کچہریون کی متصدی
سراپا فساد و شر روز و شب رشوت لینی کی فکر مین مصروف رہتے ہین اور دروغگوئی
وحق پوشی پر فریفتہ و مشغوف ہین سعادت کو ہزار منزل اپنی سامنے سے دور
کردیتی ہین اور شقاوت کو ہزار کمند سے اپنی طرف کہینچتے ہین

این نویسندہای دفتر ریو — در نظر آدم و بہ سیرت دیو
می ستانند ہرچہ می یابند — از کم و بیش رو نمی تابند

کین کسان چون بدل وستم کردند | کار شمشیر با قلم کردند
هر یکی زین گروه پر تزویر | اخذ و جبر اگر کند تقصیر
بستم نقد خواهش دلها | زر بسد طمع کند منها
جمع و خرجش اگر تو وا بینی | رقمش غصب و جفا بینی
گر کنی در او ادب نظری | یابی از ظلم و جور او خبری
غرض اینها همه دغل بازاند | همه حیله گر اند و غمازاند
همه بدکیش و بدمعامله اند | چون زنان از نفاق حامله اند
رسم مهر و وفا نمی دانند | غیر جور و جفا نمی دانند
خامه تیغ ست در کف آنها | پئے قطع علوفهٔ غربا
مهر آغاز شان مبین زنهار | پر حذر باش هان ز آخر کار

پھر جب تک اپنی عہدہ پہ مامور رہیں فرعون کی طرح متکبر و مغرور رہیں اور جب معزول ہو جاتے ہیں تو گویا اپنے افعال کردہ و ناکردہ سے بالکل بے شعور ہیں

عاملان در زمان معزولی | بشر حافی و بایزید شوند
باز چون بر سر عمل آیند | شمر ذی الجوشن و یزید شوند

ذکر اہل منصب و اخوت

مناصب والی سب بی توفیق و بی انصاف و ستم شعار چاکر نوکر سب کافر نعمت و خائن و کذاب و نابکار اخوان دولت اخوان الشیاطین ارکان ریاست

برادر کلان ابلیس لعین یہ لوگ استعمال محارم وارتکاب امور نا ملائم مین سخت ناہنجار اور وقت حصول قدرت شر و فساد کی مردم آزار نمک آقا کا کہائین اور کاسہ آقا ہی کے سر پر توڑین

ذکر واقعہ نویسان و مخبران

یہ سب سراپا ابلیس رئیس و امیر کے پاس جاسوسی کرنے کو آتے ہین اور حقائق و کیفیات کو ہزار تدبیر سے دریافت کرلیجاتے ہین حق کو لباس باطل کا پہناتے ہین اور کذب کو صدق کی صورت مین جلوہ دیتے ہین شوم طبعی سے انکا ساز باز عمال و ارکان دولت سی رہتا ہے اور حقوق آقا کو طاق نسیان پر رکھدیتے ہین اظہار نفس الامر اور بیان واقع سے اغماض کرتے ہین اور عیب و ہنر شر و فساد کا حال ہرگز حضور آقا مین نہین لکہتے یہی حرکت بی برکت ان کی باعث برہمی معاملات و ویرانی ملک و اشتعال نائرہ فساد و انسداد طرق و شوارع اور موجب غارتگری تجار و قتل مسافرین و مترددین و بربادی نوامیس خاص و عام کی ہوتی ہے اور نوبت یہان تک پہونچتی ہے کہ ارباب تمرد و طغیان مین ہر سر دارا اور ہر در پر دربار لگا رہتا ہے چلنی والون کو عبور مراحل و قطع منازل مین پہلا قدم زمین پر رکہنا مایہ ہزار ہا فتنہ و آشوب کا اور باعث صد ہزار خوف و خطر کا ہوتا ہے اور یہ انصاف دشمن کہ آتش انکی طمع مین برق خرمن سوز ہوتی ہین او رشل ہوای مہرکان کے ایک برگ کی لیے

آفت چمن بنتے ہین اگر کوئی شخص ان کی خورسندی و رضامندی حاصل کرنے مین کوشش نہین کرتا ہے اور کچھ مبلغ رشوت بقدر ان کی حوصلہ فراخ کی ان اشعث طینتون کی نہین دیتا ہے تو یہ اوس کو براہ خبث باطن و شرارت جبلی جرم ناکردہ مین متہم کرکے ایسے امر کو جو اصلا ممکن نہین ہے نسبت اوس بیچارہ کی نظر حکام مین جلوہ دیکر منصب و خدمت سے معزول کرا دیتے ہین اور بلاہای سخت مین مبتلا کرتے ہین اور اپنی محفلون مین یہ مثل کہتے ہین کہ تازیانہ بیا بو عبرت بتازیست قصہ مختصر موالی سب ناقدر اور اہالی سب بداندیش مطالب فوت اور نامرادی درپیش ہے

کجا راحت چہ آسودن کہ از ناکامی مطلب
بپای جستجو چون آبلہ خون گشت مطلبہا

صحبت بتکلف و نفاق ہے اور معرض فراموشی مین ہر عہد و میثاق ہی سینہ مالامال کینہ اور دل متاع کدورت کا گنجینہ جسکو دیکھو وہ سردمہری سی کینہ جوئی یکدیگر مین گرم ہے نہ خدا کا خوف ہے نہ رسول خدا سے شرم ہے محبت دلی ناپدید آشنائے دیدہ بدید چراغ اتحاد و یگانگی کا بی نور جو آنکھ سے دور وہ دل سے دور ایک حکیم نے کیا خوب کہا ہے کہ بہتر آدمی وہ ہے جس کی آزمایش نہین ہوئی ہے

ذکر داد و ستد

اس معاملے مین اگر ذرا سا تامل کیا جاتا ہے تو طرفین سے سوای بدمعاملگی کے کچھ مشاہدہ نہین ہوتا ایسا ہو کا یہ قصد ہوتا ہی کہ سارا اندوختہ قرضدار کا اپنے

حساب سود مین لیلی مدیون کو یہ خیال سر مین رہتا ہے کہ اصل پونجی بہی اوس کو
واپس نہدی سود کا کیا ذکر ہے تاجر ہمیشہ افزائش مین اپنی قیمت متاع کی بانواع
مکائد وحیل ساعی ہے اور مشتری ہزار فریب و مکر وحیلا کی اوس کی کساد بازار
کا قاصد و داعی ہر ایک کو جانبین سے دوسری کی زیان مین اپنے نفع
کی فکر ہے اور دوسری کی حق لینے کا قصد

ذکر بیماری

اگر کسی بدن مین کوئی عارضہ آلگتا ہے اور کوئی تن رنجور ہوتا ہی اور بہ ب ر
جستجو تندرستی کی کرتا ہے تو ہر فرقہ و ہر گروہ آکر اپنے ہی مطلب کی بات
کہتا ہے اور اپنی ہی دکان کا گرم کرنا چاہتا ہے طبیب قانون مکائد سے تجویز
منضج و مسہل کی کرتا ہے اور اپنی منفعت کے لیے نسخہ اپنے عطار کی دوکان سے
دلواتا ہے اور معجونات کو اپنے گھر مین بناتا ہے رگزن کہتا ہے کہ یہ مرض احتراق
خون سی ہوا ہے اگر فلان رگ کی فصد نہ لیجائیگی تو احتمال انواع رنج و بیماری
کا ہے عزیمت خوان آسیب جن و پری کا بتاتا ہے اور کوئی تعویذ و گنڈا دیتا
ہے افسون گر کہتا ہے کہ کسی نے دشمنی سے سحر و جادو کیا ہے منجم کا یہ اظہار
ہوتا ہے کہ کوکب نحس طرف طالع کے ناظر ہے غرضکہ ہر شخص کو اپنی غرض و
نفع سے سروکار ہے اور فکر گلو فشای بیمار سے

زہیچ مرز گل مردمی نمی روید   کدام بادہ وزید اندرین فضای خراب

جہان دکانچۂ مکرو در و متاع فریب   ہمہ معاملہ غبن و معاملان قلاب

ذکر ناسازگاری زمانہ

ہمتین قاصر ہین اور حوصلی تنگ اور دوست ضعیف اور دشمن قوی بدی کا نتیجہ نقد نیکی کا ثمرہ نسیہ جو چاہیے وہ مفقود ہے جو نہ چاہیے وہ موجود ہی

یارمے باید و نہ مے آید   غیر مے آید و نمی شاید

زمانہ ان کامون سی شادان ہے اور روزگار اس طرز سی تازہ رو و خندان کجروشی زمانۂ بمیدار و اختلاف کار ہای روزگار کو دیکھہ ایک حکایت یاد آئے

حکایت ایک مطرب نی ایک رات خواب مین دیکھا کہ وہ ایک ایوان بلند مین سامنے ایک دولتمند کے گاتا ہے اوس صاحب دولت نی بعد حصول نشاط کے بہت سے بدرۂ زر روبرو اوس کی رکھدیے اور کہا جس قدر زر تو اوٹھا سکی لیجا اوس نی بمقتضای اَلحَرِیصُ مَحرُومٌ اپنی چادر مین وہ سب کیسے باندہے اور خوب زور سی اوٹھانا چاہا چونکہ وہ کیسے باندازۂ حرص تھے نہ بقدر طاقت نہ اوٹھا سکا شدت زور سی مقعد پھٹ گیا اور شلوار نجاست سے آلودہ ہوگئی جب آنکھہ کھلی تو دیکھا کہ پاجامہ مین پاخانہ ہے اور اخر زر سی گھر ویرانہ دم بدم شلوار کو دیکھکر روتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر زر نہ تھا تو اس قدر زور کس لیی کیا اور اگر یہ زور واسطی زر کی تھا تو وہ زر کہان گیا خداوندا تو قادر تھا کہ میری خواب مثل خواب صلحا کے ہوتی کہ بالکل ٹھیک پڑتی آدہی خواب سچی اور آدہی جھوٹی نکلی کاش برعکس

اس کی ہونا ہای افسوس جو چیز بکار آمد ہتی وہ تو نہ ملی اور جس سی عار آئی وہ ہاتہ آئی

ہزار نقش بر آرد زمانہ و نہ بود   یکی چنانکہ در آئینہ تصور مات

واعظم شیٔ فی النفوس تمنعاً   نتاج مرام من عقیم زمان

یہ وہ وقت ہے کہ اگر ایک دن عیش حاصل ہوتا ہے تو ایک ماہ اندوہ رہتا ہے
اور اگر ایک مہینا تہمت آلود شادی ہوتا ہے تو ایک سال زاویہ حزن و ملال مین
گذرتا ہے زمانہ ناسازگار جس کی شادی غم اندود ہے اور شربت زہر آلود
اگر کسی کی خاطر کو متہم با سودگی کرتا ہے تو اتنی فرصت نہین دیتا کہ حسب مراد
دل اوس سی متمتع ہو بلکہ پہلے اس سی کہ اپنی آرزو کو پہونچے اور سانس لی تلخت
حلاوت حیات سی تلخی ممات پر جگہہ دیتا ہے

درین چمن کہ بہار و خزان ہم آغوش ست   زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش ست

جگر ان آفات سی کباب ہی اور کہر لی سی اس طغیان حوادث کی خراب دیدہ گریان
ہے اور سینہ بریان دو ہمدم اگر ایکدم یکجا بیٹہتے ہین اوسی دم سنگ تفرقہ
درمیان مین آگرتا ہے اور اگر کسی ملول طبع کو ایک لحظہ تبسم نصیب ہوتا ہے تو
ایک عمر تک خون رویا کرتا ہے

عیش دنیا را بقای نیست دیدی غنچہ را   یک تبسم کرد و عمرش در پریشانی گذشت

ہر وضیع و شریف روش سی اس گردون کی جورپای داد ہے اور ہر شیخ و شاب
ہاتہ سی اہل زمانہ کی ہمدم نالہ و فریاد بعض لوگون کی زبان کم ظرفی سے طومار

شکوہ وشکایت کی ترجمان ہی اور دل بعض کا وسعت حوصلہ سے با وصف خاطر ناشاد کی مہر سکوت بر زبان گردش روزگار کا یہ اثر ہے کہ اگر ایک سفلہ احمق چاہے تو ایک دن مین ہزار آدمی کو رنجور کردے اور اگر ہزار عاقل واسطے راحت ایک تن کے کوشش کرین تو احتمال ضعیف ہے کہ وہ آسایش میسر آئی ایک دم مین ہزار صحیح کو سقیم کر سکتے ہین اور ایک مدت دراز مین اگر ایک بیمار تندرست ہوجای تو بہت غنیمت ہے اسباب جمعیت جو سالہا سال مین اندوختہ ہوتا ہے ایک لحمہ مین برباد ہو سکتا ہے اور جو عمارت سو برس مین بنتی ہے وہ ایک دن مین خراب ہوجاتی ہے جو باغ کہ طرح طرح کے پہول وپہل سے مرتب کیا گیا ہے ایک ساعت مین جڑ سے اوکہڑ سکتا ہے اور جو رسوخ دل مین کسی حاکم کے عمر دراز مین پیدا کیا ہے وہ ایک طرفۃ العین مین کالعدم ہوجاتا ہے اسی طرح جس شی مین نفع تصور کیا جاتا ہے وہ زمان ممتد مین بہت جد وجہد سی ہاتہہ آتا ہے اور جو امر برعکس مراد ہے وہ بہت جلد جلوہ گر ہوجاتا ہے ؎

گر محنت صد سالہ بجوئی ہمہ جاہست لکن بجہان راحت یکدم نتوان یافت

معجونات مین فائدہ کمتر ہے اور سمیات مین اثر بیشتر ذراسی حرکت مین زخم لگ جاتا ہے اور زمان دراز مین التیام پذیر ہوتا ہے نجوم مین جو بات مطابق واقع کے ہوتی ہے وہ کسوف وخسوف ہی اور خواب پریشان مین جو چیز دکہائی دیتی ہے وہ جلد ظہور پذیر ہوتی ہے جمعیت ہزار مین ایک کو حاصل ہے اور

پریشانی ایک سی لیکر ہزار تک واصل پریشان کا جمع کرنا مشکل ہے اور جمع کو
پریشان کر دینا آسان وسہل زندہ کا مار ڈالنا ہو سکتا ہے اور مردہ کا زندہ کرنا
نہین ہو سکتا غرض کہ ہر حال مین امید کم ہی اور بیم بیشتر رجا کا قدم پستر
ہے اور خوف کا گام پیشتر ؎

سیرہا در ہوس آباد تمنا کردیم — منزل یاس زہر راگذر زندہ دیکست

عاقل کا قوت خون جگر ہی اور احمق کی غذا شیر و شکر دیانت مثل ساتی کے
نایاب اور خیانت مثل دروغ کے بافراط اور حقیقت مین دکھیو تو قدر روان دیانت
کا دیانت سے بھی زیادہ تر نایاب ہے اور خریدار خیانت کی خائن سی بھی زیادہ تر
میسر ہین کسی آزمودہ کار نے خوب کہا ہے ؎

سی سال عبث مشق دیانت کردم — تائب شدم و ترک خیانت کردم
اکنون چو بفقر و فاقہ کارم افتاد — لعنت بدیانت و امانت کردم

ہمنے جو آنکھ کھولکر دیکھا تو نہ کوئی کارفرما نظر آیا اور نہ کوئی کارگزار سنا گیا شاذ و نادر
اگر کوئی جہان مین ہوگا تو نہ کارفرما کو کارگزار ملتا ہے اور نہ کارگزار کو سے
کارفرما میسر آتا ہے غیب بیچو مہری نائب سی ہمیشہ پیچ و تاب مین ہے اور نائب
بدگوہری غیب سے مدام جگر کباب ہے

ذکر بدگمانی

سوء ظن یہانتک دلون مین متوطن ہو گیا ہے کہ اگر کسی کی بغل مین سر کے کی

بوتل ہوتی ہے تو اوسپر بہی گمان ہوتا ہے کہ مینای شراب ہی اور اگر مرد و عورت
یکجا کسی غرض صحیح سے بہی بیٹہہ جاتے ہین تو ہر شخص کو ظن غالب فساد باطن کا
ہوتا ہے اگر خوبصورت لڑکا پہلوی بیدر مین بیٹہا دیکہتے ہین خبث باطن سی ظن
باطل کا قیاس کرتے ہین اور اگر کوئی مرد پرہیزگار کسوت اہل شرع مین نظر
آتا ہے تو اوس کو ریاکار جانتے ہین راستی پیشہ کو سادہ لوح و نادان کہتے
ہین اور فریب کردار و شیطان سیرت کو پاک طینت و ہوشیار سمجہتے ہین اور
اوس کی عیب کو اپنے ہنر کی طرح مثل بلبل ہزار داستان کی ہزار زبان سے
ظاہر کرتے ہین ہنر بینی عیب ہی اور عیب بینی ہنر حالانکہ ہنر کا دیکہنا ہنر ہے اور
عیب کا دیکہنا عیب ان لوگون کی خیال مین ہمیشہ یہ بات رہتی ہے کہ کسی کا
دفینہ ہاتہہ آئی یا کسی کی ہمیان ملجائی ابلیس کی تلبیس نے ان کی دلون مین
یہان تک راہ پائی ہے کہ معاملات دنیا و لہو و لعب مین اس ہرزہ سرا کی
حضور دل سی متوجہ ہوتے ہین اور اگر براہ و رسم عادت کبہی نماز کو کہڑے ہوجاتے
ہین تو دل اور ہی منصوبون مین مشغول رہتا ہے اور لاکہہ منت خدای عز و جل
پر رکہتے ہین ؎

حاشا کہ خلق کار برای خدا کنند
تعظیم مصحف از پی حرف طلا کنند
در ہر طرف کہ روی نہند این سیہ دلان
در آبروی ریختۂ خود ثنا کنند

یہ وہ زمانہ ہی کہ سیئہ حسنہ پر عیب پکڑتا ہے حرام حلال پر ہنستا ہے حمق عقل پر

برتری چاہتا ہے جہل علم پر فوقیت ڈہونڈہتا ہے فضلا ہمدوش بوالفضولی ہین
اور علما ہم آغوش بیدانشی جسکو دیکہو غم سایہ کی طرح پیچہے اوس کی لگا رہتا ہے
اور شادی مثل جمعیت کی خیال سی دور ہوتی ہے اندوہ عالمگیر ہے اور علش
پا بزنجیر بلا بے بلائے چلی آتی ہے اور طرب بے نکالے ہوے چلی جاتی ہے
اس وقت مین کہ مرگ محبت و برگ ریز مروت اور خشک سالی انصاف و قحط وفا
سے ہے شورش حسد وطغیان و نفاق و طوفان بے تمیزی اور آشوب تیرہ رائی نی
ہر کوچک و بزرگ کی طبیعت کو ایسا کر دیا ہے کہ محقق و مقلد و ناقص و کامل و
عارف و عامی مین کچہہ تفاوت و امتیاز باقی نرہا

امروز بہای ہنر مردم و عودیکیست — ہم مرتبہ خلیل و نمرود یکیست
در گوش کسانیکہ بغفلت مستند — آواز خر و نغمہ داؤد یکیست

مردم خرد پژوہ ناکامی سے تیرہ روز بیٹہے ہین اور اشخاص حقیقت شناس
مردم شناسی کا ماتم کرتے ہین لفظ فرخندگی کا دفتر روزگار سی حک ہوگیا ہے
حرف خوشدلی کا لوح زمانہ سی محو کر دیا گیا ہے

شنیدہ ام دل خرم ولی نمیدانم — کہ این غریب لغت فارسیست یا عربی

ذکر مفاخرت آبا

اس زمانی مین ایک ایسی قوم بیدانش بہی موجود ہے کہ جوہر ذاتی سی تو بی بہرۂ
محض ہے اور علم و فضل سے بے نصیب لکن مجالس و محافل مین ذکر اپنے

آبا ؤ و اجداد کی علم و فضل کا کرتی ہے اور اہل فضل و بلاغت کو ہدف ناوک طعن و طنز ٹہیراتی ہے یہ نہین جانتے کہ ریزہ استخوان کا صرافون کے بازار مین کیا مصرف ہے اور سنگ سیاہ کی سامنے لعل مذاب کی کیا قدر و قیمت

ذکر ارباب نثر و نظم

جو لوگ اس زمانہ سوگ مین نشان انا و لا غیری او ٹہای ہوئے ہین اور وصف مین اون کی نظم و نثر کے یہ قول والہ داغستانی کا بجا ہے کہ الفاظ جدا گانہ منظومات و منثورات این گروہ البتہ فارسیست لکن چون آنرا ترکیب میدہند معلوم نمی شود کہ کدام زبان ست انتہے سو یہ بزرگوار خود غلط این کیونکہ ان کو نہ مصطلحات و عروض و قوافی سے کچہہ خبر ہے اور نہ فصاحت و بلاغت کا ان کی کلام مین کچہہ اثر نہ سخنگوئی مین طبع چسپ رکہتے ہین اور نہ شعرفہمی مین فہم درست مہندا آپ کو تلمیذ رحمن جانتے ہین اور ما ینطق عن الھوی کو اپنی ہی شان مین نازل سمجہتے ہین اکثر حرف شناسون کا حال یہ ہے کہ ہیش ناظم ناشر و بیش ناشر ناظم و بیش ہا دو ہیچ و بیش ہیچ ہر دو بجا بہلی اس سی ایک ایسا عہد تہا کہ سامعین نکتہ سنج اگر کسی کی غزل مین کوئی بیت یا مصراع بندش چست و درست کی ساتہہ پاتے تہے تو تحسین و آفرین کرتے تہے اب وہ دور آیا ہے کہ اگر سخن طراز اپنے کلام کو مشاقی سے درجۂ عذوبت آبحیوان تک پہونچا ی تو اوسکا وزن نزدیک ان کی برابر آب شوراعرابی کے بہی نہین ہوتا ہے

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را　　تحسین بیہوقوف و سکوت قدرشناس

ذکر امرای زمانہ

ان کی خصال و عادات کا کیا پوچھنا ہے اگر کوئی دردمند بتلاش معاش کسی دور دست جگہہ سی ان کی در پہ آکر امدو شد کرتا ہے تو وہ ہر چند علم فقہ مین مثل ابو حنیفہ رحمہ کے ہو یا علم حدیث مین ثانی شافعی و ثالث امام احمد اور علم نحو مین سیبویہ اور علم کلام مین نظیر اشعری اور تصوف مین جنید بغدادی اور نجوم مین ہمتای ابو معشر اور فن ادب مین مانند متنبی اور فلسفہ مین ہمسر ابن سینا اور ہمہ دانی مین مثل فخر الدین رازی کی ہو ہرگز کوئی اوسکا و قر نکریگا اور اوس کی علم و فضل کو عوض ایک پیسے کے نہ خریدیگا لکن اگر یہ سن پائین کہ کوئی شخص اون کی در پہ حاضر ہے جو ہزل و طامات مین مثل ابو نواس کی اور ہجو مین ہمتای جریر اور کثرت شرب خمر مین مانند ولید اور مکر و تزویر مین مثل عمر عاص اور دنارت مین مثل مگس ہے تو ماری خوشی کے جامے مین نہ سمائین گے بلکہ برہنہ پا در خانہ تک اوس کی استقبال کو دوڑین گے اور بہت جلد اوس کو انیس خلوت اور جلیس جلوت بنالینگے اس حال کو دیکھکر یہ خیال آتا ہے کہ اگر کوئی شخص تردد کرنے سے دروازون پر ان خران آدم ناشناس کے آپ کو باز رکھکر گوشۂ قناعت اختیار کری تو اس سے بہتر ہے کہ ان برادران فساد نہاد اور دشمنان مادرزادی کسی طرح کا واسطہ رکھی ؎

بھاگ ان بردہ فروشون سی کہان کی بھائی　　بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے

ذکر کدخدائی

اگر کوئی بیچارہ ہر طرف سی راندہ اور ہر در سی درماندہ اپنی آسایش تن اور انتظام خانہ کی لیے کدخدا ہوتا ہے تو اوس کو سوای جنانہ منانہ کیتہ القفا خضراء الدمن آشنا پرست شوہر دشمن کے کوئی عورت پاک طینت نیک سیرت ہرگز میسر مین آتی اور وہ وبال دوش و بلای جان ہر لحظہ ہر ساعت اپنی بدزبانی و درشت گوئی و سخت خوئی و بیحیائی سے شوہر کی دل پر داغ بالای داغ دیتی ہے یہ بلا زمرۂ بیگمات و زنان محلات مین سب جگہہ سی زیادہ ہوتی ہے

قدر ہم جاہنے والون کی تری دیکہہ چکے ۔۔۔ خوار رہتا ہے پا تا تو پشیمان نیا

ابراہیم ادہم نے فرمایا ہے جسنے عورت کی وہ ناؤ مین بیٹہا اور جب اولاد ہوئی تو ڈوب گیا سے

کدخدائیت مایۂ ہوس ست ۔۔۔ کدرہا کن تراخدای بس ست

ذکر فرزندان

کوئی شخص اگر بتقاضای بشریت جسکو مہر و وفا لازم ہی دل اپنی اولاد و یگانون مین لگاتا ہے کہ کسی دن وہ کچہہ کام آئین یا رنج و اندوہ مین شریک حال ہون اور آئینۂ دل سی زنگ کلفت کو دور کرین تو وہ ہرگز اطاعت و وفاداری نہین کرتے بلکہ بی ہیچ آزار خاطر مین ساعی و سرگرم رہتے ہین بعض کو اپنی انتظار مرگ مادر و پدر کا ہوتا ہے اور بعض کو شوق جمع زر کا انجام کار سے سب

غافل ہین اور فضائل نوع بشر سے سب عاطل حالانکہ

ہر کہ خود تربیت خود نکند حیوان ست   آدم آنست کہ او را پدر و مادر بیت

ذکر دامادان

تزویج دختر سے کسیکو بہی چارہ نہین ہوتا ہے جسکو اچہا سمجہکر اپنا خویش بنایا جاتا ہے وہ بیگانہ سے بدتر نکلتا ہے داماد کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ عروس کی ساری مال وزر کا مالک ہوجاے اور خوب خاطر خواہ اوڑاے اس لیے کہ کچہہ اوسکا پیدا کیا ہوا مال نہین ہے کہ محنت اکتساب و مشقت افلاس کا خیال آے بی بی کا اس زمانے مین شوہر پر کچہہ حق نہین ہوتا ہے ساری حقوق شوہر ہی کے زوجہ پر ہوتے ہین یہ عکس القضیہ شریفون مین موجود ہے رذیلون کا کیا ذکر ہے ہر بیگانہ خویش ہی اور اہل خانہ دلریش اور وقاحت حیا اور حیا سرمایۂ جفا انسانیت کا کام نہین غیرت و حمیت کا نام نہین۔

ذکر زنان

غریب گہر کی بیٹیان جب آسودہ گہر مین جاتی ہین تو اونکا مطلب یہی رہتا ہے کہ جو مال و سامان ہاتہ آئے وہ اون کی مان باپ کے گہر پہونچ جائے اون کو بہ واسطہ خیر خواہی شوہر کا اوس کی اموال مین نہین ہوتا ہے وہ آنکہ بچاکر اور ہر طرح کا فریب و زور کرکے شوہر کی چوری و بےخبری مین اپنے باپ کا گہر بہرتی ہین اور شوہر اور اوس کی اولاد کی خانہ ویرانی کرتی ہین بالجملہ یہ وہ زمانہ ہے کہ جس مین

نہ اسلام کی عادت باقی ہے اور نہ ایمان کی حرمت اور نہ شرافت کی غیرت

ذکر نوکران وچاکران

یہ قوم عجب طرح کی کافر نعمت نمک حرام حیلہ جوی دزد پیشہ خیانت اندیشہ ہوتی ہے ان کی ساتھہ کیسی ہی رعایت کیجای ان کی طمع منقطع نہین ہوتی ان کو کتنا ہی دو انکا پیٹ نہین بہرتا سالہا سال آقا کا نمک کہاتے ہین پہر اوسی کی مخبری کرتے ہین اور اوسکو پکڑوا دیتے ہین

ذکر النامہ

ملا عبدالمومن دہلوی معروف بہ ملا دو پیازہ نے اپنے تجربیات کو زبان ظرافت مین خوب ادا کیا ہے جب زمانہ واہل زمانہ کے حالات کو اون کلمات پر عرض کیا جاتا ہے تو حقیقت حال کا کشف کما حقہ ہوتا ہے

الخدا اخوان بغیا الرسول خیر خواہ دشمنان الفرشتہ چغل مخفی الولی آنکہ بنام او گدائی کنند البادشاہ کاہل زبان الوزیر ہدف تیر آہ بیچارگان البخشی بہمہ کس تلخ المنصبدار جماعۂ دشمن درپس النواب مجموعۂ تغافل السردار رسیان جاروب الشقدار بعد از تغییر مردک الکوتوال نمونۂ ملک الموت القاضی میخ دگل المفتی نوشت ہرچہ گفتی المتولی خاص نویس دفتر عزرائیل وایضاً جوال حیلی الوکیل مجتہد دروغ الخوشامد گو تازہ روزگار القاضی زادہ حاشیۂ باب الاحتلام المخدوم زادہ جد فروش البیوقوف کروری دیانت دار

المفلس فی امان الله الطالب علم گرسنۂ ازل الملا صبیان ماکیان جوزه دار
التحویلدار توسی نقاره القدیمی یابوی کهنه لنگ پس طویله التیز دو نوکر ماهیانه
ناشخص الماهیانه دار خواهان کوتاه عمر الناسمعقول نوکر تعظیم طلب البغیرت
خود فربه اسپ لاغر الخانه خراب زن خوش طبع درخانه الزیارة بهانه گاه
فسق المجاور مگس بحیا المسجد گوزگاه مسافران وایضاً خوابگاه بخیلان الدانشمند
خرجین مسائل المیر عدل ترازوی بی پله الامیرزاده کون دهنده بهوس
المحتسب آلت قاضی که باشارت او می خیزد البازاری مصنف دشنام
البد معامله آشنای قاضی البیر عیب کم روزگار التائب از لذت جهان
محروم التواضع علامت بخل السپاهی همیشه سرگردان المردانه مرگ خواه
الکدخدا طوق دو شاخه درگلو الحمامی زن فربه الغلام مشتاق طعام الامرد
رهنمای شهوت الائمه هدف قصابیان الامام کلنگ پیشیر والمقتدی کون پرست
النفل دستوری فرض الگوشه نشین مفت خوار الشاعر کان کذب البهادر
واقعه طلب البرقع دبدبۂ کس البرجه سفید کاهش جان الشهید خانه خراب
روضه برپا الواقعه نویس گربۂ منتظر سوراخ موش المردک باهمه کس هم شرب
الماه نو مبارک نفران یعنی ماهیانه یابنده شد العید مبارک گدایان یعنی درین
سال زنده ماندید باری حلوا بخورانید الجامۂ نو مبارک فقیران یعنی کهنه بما دهید
الطبیب پیک اجل البیمار تختۂ مشق حکیمان القورچی پشم خایه الفلاکت

نتیجۂ کدخدائی العلّیہ اللغتہ داماد ہمیشہ درخانہ خسر الانشاء اللہ تعالیٰ روزمرۂ دروغ گویان
البی حیثیت دبپی سفارش نویسانیدن الاستغفار وظیفۂ بدکرداران
البی حیادرپی کردن وگذاشتن الخوشدامن جاسوس نزدیکی المؤذن
درخواب کاہلان خلل انگیز الخراسانی مردود المذہبین العراقی درہر مذہب
طیار السیستانی مہمان کش الماوراء النہری تودۂ نفاق الاصفہانی باندک
قرب واجب القفا الافغان اگرخان نگوئی کونش بترقد الکاشمیری پسرخواندۂ
جنیان البخیل باگداوعدہ العجائب قلندر نمازی الملازادہ کتاب ارزان
فروش الولد تسلی دل الدر دسر سلام گوئی ہر بار الساذہ قباحت نافہم المتفکر
درخانہ تنہانشستہ الخواص بندتنبان بدست الخوشحال واہ کوچہ گرد
الشاعر دزد سخن القیامت آتش گرم بی حجۂ الکوکناری مرد بسامان المسخرہ
وسیلہ دربغل الخرگوش لشکر کروری معزول الحجو کی نویس گلہ بان مردم الکار
بیکاران گائیدن زن پیرہم سن الحیران عادتی بی خریدار المترسل
بعاشق بسیار منت دار المعلم بکلید آلت قفل کشا الخراسانی گائندہ نروماده
الاوزبک عاشق الاجیۂ الظالم کردہ وناکردہ برابر المیرزا تکیہ کلان ومنصب خرد
الناامراد امیدوار فرد الخلخال پاسبان کس الخوش طبع بدمذہب البی ریش
زن جوان درسیدان المشہدی عیب دان موروثی الخربزہ شیرین کبختی نفران
الخانہ زاد بدزبان مادرزاد الشانزاگعجی جبل موروثی الرومال دآزن بی نکاح

البیگم فساد درپردہ الرشوت دان دستار قاضی الرشوت دستگیر درماندہا
التوشکچی گاوگاذر الغلام نوکر بے ضامن النا انصاف ازدیگر زیادہ خورندہ
البنگ کان خیال البنگی واصل سرگردان الشیطان زن مجردان الدنیا دار
خرالکدزن البیاض گواہ طبیعت التاراج سفرۂ قلندران البی تعظیم داماد بی خوشدامن
الخاطر جمع قمار بازی بازن النا خلف سید سنی و قریشی شیعہ المردم مردان صاحب
دسترس الشاشہ دشمن درخواب کاہلان الآئینہ ریشخند روبرو الکرامات
ملا بیند و نکشاید المعجزہ شطرنج بازی بیند و نگوید ان النا خلف داستان گوی پدران
الناقابل مناقشہ میراث با برادران الخصم یکجدی البرادر دشمن جانی الحق للوالدین
سرانجام ماتم التکلیف بزو خورانیدن المردود مہمان بعد از سہ روز المسلمان
پس خوردہ خور ہمہ کس الافغان تودہ جہالت الکیمیاب خدمتگار ارادہ فہم
المرتد برادر در خانۂ خواہر الملول پدر در خانۂ دختر الروسیاہ قرض برقرض خواہ الرسوم
گرفتاری اولاد الزحمت قرضدار ہمسایہ العذاب آدمی زادہ پیادہ الکلب
آنکہ خواہد کہ ازدیگران زیادہ خورد القہر خدا ارزانی مردم المضطر قرضخواہ درنظر
الایمان مبلغ درکیسہ الارباب ادہ املاک بگرو فروش الاکابر آنکہ بنگ مخفی خورد
الجلاد سائلان و تنگدستان اللولی باعیال واجب التعظیم الجہل مرکب دو متصوف
دریک جا الناقابل انبان حسد الگھڑیال نیش عمر الزمستان بینی بدتر از کون
التابستان خایہ از آلت دراز الفاتحہ آلت گدائی الکبوتر بازی بہانۂ فریب امردان

الہیچ مغل در ہند پیادہ البلوچ گوز شتر نہ در آسمان نہ در زمین الکنابت رہنمای
فلاکت العسم ابمد یعنی ہیچ ملا بسیری نخورد و نخواہد خورد السلام علیک یعنی شما
ہمہ برخیزید بدمار التعظیم بکنبید المقبول عرضی کہ بعد از طعام نفر لصاحب گذرانند المہمان
غیب دشمن نفران الاالتقا الساکنین دو طالب علم در یک حجرہ الدائم الغوغا دو حاکم
در یک شہر المنقطع امید از عطای متواضعان الخرخشہ گاو آبستن قاضے
الزقار اکابرانہ یعنی رگ خایہ نمی جنبد الخراب کج فہم در ضرب یضرب مشغول
الرمضان بامید بہشت در دوزخ غرقیدن الغلام وفادار از دار بی بی خود
البی بی گاو و غلام فارسی گو الآخرت امیدگاہ گولان الصبر تکیۂ نامردان التکلم
ناخلفان باہمہ کس بابا الندافہ گائندۂ داہ محلہ الریش دست آویز متفکران السگ
جہنمی پیادۂ قاضی الغصہ زبون بین الپستان قحبہ اسپ بارگیر الخیتا عالم
بی غیرت النغز لباش خداوند کش المادر بخطا از مکان گریزان البوسہ وکیل وطی
التوبہ تقویت گمراہان الفربہ آنکہ کج شدہ بگوزد السعید آنکہ روی قاضی ہرگز
نہ بیند الحافظ قوال خداوندی الفبای آلار ربکما تکذبان ترجیع بند خداوندی
السبحان ربک رب العزۃ تخلص حضرت رب العزت الجنگ بازاریان علامت
ارزانی غلہ التنہا گوزندہ بفراغت الحکومۃ یعنی از آشنایان قدیم بیزار العید
مبارک گدایان الگوز بدبوی حاکم بالینر فروش الکان نمک کون صاحب و التمندان
البوکشنا نخورش دروغگویان البی ہمت در اندک دادن شرم می آید و بہ بسیاری

توفیق نمی نماید النازک مزاجی بہانہ مسکی الیا کدامن گائندہ کی اللاجزا الشرالا بالشر یعنی ہر کہ گائید گایانید ہر کہ داماد شد خسر گردید النزدیک خبط یعنی آنکہ خود بیت خواند وخود سر جنباند الپسر خواندہ بیضۂ بادی آلنگ دست بازار کہنہ فروشان پرسان اللتہ حیض نسل شوہر پشینۂ الفلاکت مقبوضہ طالب علمان المرغوب یعنی تام آنکہ بوی کار نیفتادہ الربا محصل قرض السوداگر خودش در ملک سرگردان وزنش با دیگران در خانہ مشغول الواجب الپسر آنکہ بروقت سخن دندان نماید الروستائی یعنی بزبان خود اقرار الزردار یعنی ہمیشہ بی اشتہا الخایہ بیخ ریش الکس متعرض جدائی برادران التعظیم یعنی دفع ماندگی المتوکل یعنی چشم بر در الدیوان یعنی درخت باشاخ فروبرندہ الراست گو دشمن ہمہ الناد وتنخواہ نوکر ماہیانہ طلب المنکر ونکیر خدستیہ ومیوہ المخبط پیر وگمان جوانی الداغ پدر بنام پسر مشہور العمرسائیل قاضی با برادران المحبتہ ابتدای خبط العشق نہایت خبط العاشق دیوبی افسون الزہد پردۂ لونڈی الشوم با خدمتگار ہمہ ناراضی الملی ہمیشہ در جنابت الکرین خادم موروثی الیاوہ گو خوش طبع صحیح الکذب در ہر گفتگو باللہ الدین تقلید متقدمین فرغ الخامہ من کتابۃ النامہ

خاتمہ

یہ ترجمہ صبح صادق مع النامہ ہر چند بظاہر ایک شکایت وحکایت ہی لکن درحقیقت فسانۂ عجائب وتجربۂ غرائب ہی اہل دین و دنیا دونوں کو فائدہ مند

ہوسکتا ہی لوگ اگر ان کی مضامین کو پیش نہاد خاطر رکہین اور سرسری طور پر چند حدیث خرافہ سمجہکر کم التفاتی نکرین تو ضرور منتفع ہون انسان مدنی الطبع پیدا ہوا ہے وہ کتنا ہی چاہے کہ مجہکو کسی سے اور کسیکو مجہسے کام نہ پڑی اور مین آفات اختلاط مردم سی محفوظ رہون لکن اہل زمانہ کب اوس کو خاموش رہنے دیتے ہین اور وہ کب اون کی خاطر آزار پسندی سی فراموش ہو سکتا ہے چار ناچار انہین لوگون سے کام پڑتا ہے اس صورت مین فی الجملہ امن کے صورت یہی ہے کہ ہر شخص سے ہوشیار رہے الحزم سوء الظن حتی الامکان خانہ نشین گوشہ گزین ہو اور جب بے ملے جلے چارۂ کار نظر نہ آئے تو پابندی ان مضامین کی ہاتہہ سے ندے ع کہ خر بستہ بہ گرچہ دزد آشنا است ✣

واستغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ والحمد للہ اولاً و آخراً

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔